مدیر کے نام

سلیم الدین احمد، کراچی

"ماہنامہ فکرو نظر میں حدود پر عمل کا مسئلہ" (اگست ۹۷) میں سورہ المدثر کی آیات ۴۳، ۴۴ کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز جب کافروں سے سوال ہو گا کہ انھیں دوزخ میں کون سی چیز لے گئی تو وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے"۔ کیا کفر کے باوجود نماز پڑھ کر اور کھانا کھلا کر جنت میں جایا جا سکتا ہے۔ یہ سوال صرف ایمان لانے والوں سے ہی کیا جا سکتا ہے اور یہ جواب صرف ایمان لانے والے ہی دے سکتے ہیں۔ کافروں کے دوزخ میں جانے سے نہ کسی کو تعجب ہو گا اور نہ کوئی اس سے سوال ہو گا۔ اس سلسلے میں تفہیم القرآن جلد ششم، ص ۱۶۱، حاشیہ ۳۴ ملاحظہ فرمایئے: "مطلب یہ ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے نہ تھے جنھوں نے خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب کو مان کر خدا کا وہ اولین حق ادا کیا ہو جو ایک خدا پرست انسان پر عائد ہوتا ہے، یعنی نماز۔ اس مقام پر یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ نماز کوئی شخص اس وقت تک پڑھ ہی نہیں سکتا جب تک وہ ایمان نہ لایا ہو۔ اس لیے نمازیوں میں سے ہونا آپ سے آپ ایمان لانے میں سے مستلزم ہے۔ لیکن نمازیوں میں سے نہ ہونے کو دوزخ میں جانے کا سبب قرار دے کر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ایمان لا کر بھی آدمی دوزخ سے نہیں بچ سکتا اگر وہ تارک نماز ہو"۔

عبدالقدیر سلیم، کراچی

سودی معیشت اور بنک کاری اور اسلام کی بے سودی معیشت اور بنک کاری کو ساتھ ساتھ چلانا بظاہر تو شتر گربگی محسوس ہوتا ہے۔ ہمارے آج کے بیشتر علمائے معاشیات نے بنک کو مضاربہ کے ذریعے چلانے کا مشورہ دیا ہے، جسے پروفیسر خورشید بھی قبول کرتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی سود سے پاک بنک کاری کے لیے متبادل راستے ہو سکتے ہیں، مثلاً بنک، شیئر مارکیٹ میں حصص کے کاروبار سے بھی نفع کما سکتے ہیں اور خود بھی صنعت کے میدان میں قدم رکھ سکتے ہیں، اگرچہ اس میں گوناگوں پیچیدگیاں اور دشواریاں اور طوالت ہو گی، لیکن جہاں ارادہ ہو، وہاں راستے نکل ہی آتے ہیں۔ بنکوں کے لیے حاصل شدہ سرمائے سے فائدہ اٹھانے (اور کھاتے داروں کو فائدہ پہنچانے) کا عامیانہ سادہ اور نسبتاً آسان راستہ تجارت کاری (trading) ہے، جس میں صنعت کاری کے برخلاف کسی بھی مدت کے لیے سرمایہ نہیں پھنستا، بلکہ چند ماہ، یا چند ہفتوں ہی کی خرید و فروخت (اندرون ملک یا درآمد / برآمد کے ذریعے) سے دیانت اور ایمان داری کے ساتھ ربوا سے پاک سرمایہ کاری اور نفع ممکن ہے۔ ان صورتوں کا

پروفیسر صاحب کے مقالے میں ذکر نہیں، لیکن یہ سرمائے کی گردش کی ممکن مفید صورتیں ہو سکتی ہیں۔ بنگلہ دیش میں "گرامین بنک" کے نام سے جو تجربہ ہوا ہے، میری اطلاع کے مطابق خاصا کامیاب ہے۔ اس کے ذریعے چھوٹے کاروباری خواتین و حضرات کو بنک قرض دیتا ہے۔ واپسی کی شرح نہ صرف ہمارے بنکوں کے بھاری قرضوں سے بہتر ہے، بلکہ اس کے ذریعے نفع بھی قابل اطمینان ہے، جو بنک کے پھلنے پھولنے کا باعث ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے بے وسیلہ، مگر محنتی اور کچھ کرنے کے آرزومند لوگوں کے معاش کے ابواب کھلتے ہیں، جو اسلامی فلسفہ معیشت کے عین مطابق ہے، کیونکہ اصلاً" اسلام کا منشا ہی یہ ہے کہ دولت گردش میں رہے، اس سے لوگوں کی احتیاجات پوری ہوں، اور مزید پیداوار میں مددگار ہو، نہ یہ کہ اس کے ذریعے ارتکازات زر وجود میں آئیں۔

میاں غلام ربانی، مانسہرہ

"اسلامی بنک کاری" (جولائی ۹۷) پڑھ کر چراغ راہ کا قانون نمبر یاد آیا جو میں نے کئی سال قبل ایک صاحب سے لے کر مطالعہ کیا تھا مگر اب نایاب ہے۔ اس کو سلسلہ وار ترجمان میں شائع کریں یا اس کی اشاعت نو کریں۔ نیز ترجمان کے اسلامی بنک کاری نمبر، جہاد نمبر، سیاست نمبر وغیرہ شائع کیے جائیں تو یہ ایک بڑی خدمت ہو گی۔ عصر حاضر میں نسل نو کی رہنمائی کی توقع آپ ہی سے ہے۔ ترجمان نے ہمیشہ جذباتیت کے بجائے شواہد و استدلال کی روشنی میں لکھا ہے۔

محمد رضی الاسلام ندوی، علی گڑھ

ترجمان یہاں ادارہ تحقیق میں آتا ہے۔ مطالعے کو مل جاتا ہے۔ مرحوم خرم مراد صاحب نے (اللہ انھیں غریق رحمت کرے) اسے جو نیا رنگ و آہنگ دیا تھا، یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ وہ برقرار ہے، اور اس میں ادنیٰ سا بھی فرق نہیں آیا ہے۔ اس کے متنوع دینی مضامین علمی اور تحریکی دونوں ضرورتوں کو بااحسن طریق پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

مولانا محمد حسن جان، پشاور کینٹ

بلاشبہ رسالہ نہایت معیاری ہے اور بلند پایہ مضامین، اور عالمی و سیاسی فکری مسائل کا حسین مرقع اور اصلاح و تربیت کا ذریعہ ہے۔

رشید احمد انگوی، لاہور

اگست کا شمارہ عجیب محسوس ہوا کہ وطن عزیز کی گولڈن جوبلی کی اس میں کوئی جھلک نہیں--- سوائے آزادی کے حوالے سے ایک مضمون کے! تعجب ہے!!